مکالمہ بین المذاہب ایک نہایت ضروری امر ہے۔

[آبادی کے بارے میں اعداد و شمار کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں، مگر ان اعداد و شمار سے نہ صرف مختلف کثیر گروہی ممالک کی سیاست وابستہ ہے، بلکہ عالمی سطح پر یہی اعداد و شمار سیاسی مفادات کے حصول یا تحفظ کا ذریعہ ہیں، اس لیے جہاں کسی ایک ملک کے مختلف طبقے اپنے دعوے پیش کرتے رہتے ہیں، وہیں عالمی سطح پر مختلف طبقے، ادارے اور تنظیمیں اپنے اپنے اعداد و شمار پیش کرتی رہتی ہیں، تاہم ایک اندازے کے مطابق دُنیا کی کل آبادی آج ۵ ارب ۵۸ کروڑ ہے، (تاہم ایک دوسرے اندازے کے مطابق عالمی آبادی ۵ ارب ۶۷ کروڑ نفوس پر مشتمل ہے۔) مسیحی تنظیموں کے مطابق عالمی آبادی کا صرف ایک تہائی حصّہ مسیحیّت کی کسی ایک یا دوسری شکل سے وابستہ ہے۔ دو تہائی آبادی کو تاحال مسیحیت کا پیغام نہیں پہنچا۔ ہزارہ سوم جوں جوں قریب آرہا ہے، پیغامِ مسیحیّت کے عام کرنے کے پروگراموں میں شدّت پیدا ہورہی ہے۔ اس حوالے سے مکالمہ بین المذاہب کی بھی اہمیّت ہے۔ "دی کرسچن وائس" کے ایک کالم میں "مکالمہ بین المذاہب" کی اہمیّت پر کیتھولک مسیحی تناظر میں گفتگو کی گئی ہے۔ ذیل میں متعلقہ حصّے کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ مدیر]

یسوع مسیح کی منادی کا تبلیغی کام جو کلیسیاء سرانجام دے رہا ہے، کبھی اس پر مسلط نہیں کیا گیا۔ یسوع مسیح کی ذات میں حصولِ نجات کی خوش خبری عام کرنا بنیادی طور پر روح القدس کا کام ہے اور اس طرح اس کا دائرہ کار لامحدود ہے۔ پوپ کے فرمان کے مطابق "مکالمہ بین المذاہب اشاعت مسیحیّت کے کلیسیائی مشن کا حصّہ ہے۔ مکالمہ جو ایک دوسرے سے آگاہی اور معلومات میں اضافے کا ذریعہ خیال کیا جاتا ہے، اشاعت مسیحیّت کے خلاف نہیں، بلکہ اس کا تبلیغی مشن سے خصوصی تعلق ہے اور اشاعتِ مسیحیّت کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے۔۔۔۔"

"مکالمہ تدبیری معاملوں یا ذاتی مفاد سے وجود میں نہیں آتا، بلکہ یہ ایک ایسی سرگرمی ہے جس کے اپنے رہنما اصول ہیں، اس کی اپنی ضرورتیں اور اپنا وقار ہے۔ روح القدس نے انسانوں میں جو کچھ پیدا کیا ہے، اس کے لیے نہایت عقیدت کا مطالبہ ہے۔ مکالمہ کے ذریعے کلیسیاء "کلمہ کے بیج" اور "صداقت کی وہ شعاع" سامنے لانا چاہتا ہے جو تمام انسانوں کو روشن کیے ہوئے ہے۔ کلمہ کے یہ بیج افراد میں بھی موجود ہیں اور بنی نوع انسان کی مذہبی روایتوں میں بھی۔ مکالمہ پُر اُمیدی اور محبت پر مبنی

ہے اور روح القدس کی عنایت سے پھل لائے گا۔ دوسرے مذاہب چرچ کے لیے ایک مثبت چیلنج ہیں۔ یہ مذاہب کلیسیاء کو مسیح کے نشانات کی موجودگی اور روح القدس کے کام کو جاننے اور تسلیم کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ کلیسیاء کو اپنی شناخت کا جائزہ لینے اور اُس الہام کی بھرپور گواہی کا موقع دیتے ہیں جو اُس کے پاس سب کی بھلائی کے لیے موجود ہے۔"

مکالمہ بین المذاہب نہ صرف ممکن ہے بلکہ یہ ہر مسیحی کا انفرادی اور اجتماعی فریضہ ہے۔ مزید براں مکالمے کے لیے ایک وسیع میدان موجود ہے۔ اس کی شکلیں اور انداز مختلف اور متعدّد ہو سکتے ہیں۔ مذہبی روایتوں کے ماہرین یا ان روایتوں کے نمائندوں کے درمیان تبادلۂ خیال سے لے کر مربوط ترقی کے لیے باہمی تعاون اور مذہبی اقدار کا تحفظ تک مکالمے میں شامل ہیں۔ اسی طرح اپنے اپنے روحانی تجربات میں شراکت سے لے کر زندگی کا وہ مکالمہ بھی اس کا حصّہ ہے جس کے ذریعے مختلف مذاہب کے ماننے والے روزمرّہ زندگی میں دوسروں کے سامنے اپنی اپنی انسانی اور روحانی قدروں کی گواہی دیتے ہیں اور زیادہ منصفانہ، برادرانہ معاشرے کی تشکیل کے لیے ان اقدار کے مطابق زندگی گزارنے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔"

چرچ حکّام نے مکالمہ بین المذاہب کی آئے دن بڑھتی ہوئی اہمیت پر اکثر زور دیا ہے۔ پوپ جان پال دوم نے جب اکتوبر ۱۹۸۹ء میں جکارتا (انڈونیشیا) کا دورہ کیا تو اُنہوں نے "مکالمۂ زندگی، مکالمۂ عمل" اور "دینیاتی تبادلۂ خیال کے مکالمے" کے ساتھ ساتھ مذہبی تجربے کے مکالمے پر گفتگو کی جس کے تحت، اپنی اپنی مذہبی روایات کے مطابق زندگی بسر کرنے والے دعا و مراقبہ جیسی اپنی اپنی روحانی ثروت مندیوں میں ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں۔ (دی کرسچن وائس، کراچی - ۳۱ مارچ ۱۹۹۶ء)

ایشیا

پاکستان: مجوّزہ انتخابی اصلاحات پر ردِ عمل

مجوّزہ انتخابی اصلاحات پر ردِّعمل مسلسل سامنے آرہا ہے۔ ماہنامہ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے شمارہ بابت اپریل میں چند اقتباسات پیش کیے جا چکے ہیں۔ پچھلے ماہ ماہنامہ کاریتاس (لاہور) میں جناب پیٹر جیکب نے اس ردِّعمل کا جائزہ لیا ہے۔ جناب جیکب اپنے تجزیے میں اس نتیجے میں پہنچے ہیں کہ اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دیے جانے پر اقلیتی رہنماؤں اور اشتراکی ذہن رکھنے والے سیاست دانوں نے پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کے اتحادیوں کی حالیہ مجوّزہ اصلاحات کی تائید کی ہے جب کہ اسلامی - دینی